بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظام جمہوریت

قرآن وسنت

کی روشنی میں

نظام جمہوریت قرآن وسنت کی روشنی میں۔۔۔

یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ ادیان کفر میں سے ہر ایک ایسے نظام ومنہج پر مشتمل ہوتا ہے کہ جوکہ سراسر اسلام کے خلاف اور اس کی ضد ہے۔اس میں کمیونیزم،سوشلزم،سیکولرازم اور مشنریز وغیرہ جیسے نے نئے نظام واصول سب شامل ہیں۔لوگ ان کو اپنے پراگندہ خیالات سے تشکیل دیتے ہیں اور پھر بطور دین انھیں اختیار کر لیتے ہیں۔دین جمہوریت بھی اسی میں شامل ہے۔کیونکہ یہ بھی اللہ کے دین کے سوا ایک دین ہے۔اس نئے دین میں جس میں اکثر لوگ بلکہ اکثر مسلمان مبتلا ہیں۔ اس گمراہی کو واضح کرنے کے لیے چند بنیادی باتیں پیش خدمت ہیں تاکہ آپ یقین کریں کہ جمہوریت ملت توحید سے الگ ایک مستقل دین اور صراط مستقیم سے الگ ایک مستقل راستہ ہے،جس کے دروازے پر شیطان بیٹھا ہوا ہے جو کہ جہنم کی طرف داعی ہے لہذا یہ ضروری ہے کہ اہل ایمان اس

سے اجتناب کریں اور اس سے اجتناب کی دعوت دیں۔مومنوں کی یاد دہانی،غافلوں کی بیداری،ضدی سرکشوں پر اقامت حجت اور رب العالمین کے ہاں عذر خواہی کے لیے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے
اور جو اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا وہ اس سے کبھی قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔
آل عمران 85

وطن۔۔۔1
جمہوری نظام حکومت میں ایک نمایاں جز وطن کا تصور ہے جو کہ تاریخی،جغرافیائی،نسلی قومی یا ثقافتی وغیرہ کی بنیادوں پر وجود میں آتے ہیں۔تو پھر از خود مختاری کا تصور بھی جنم لیتا ہے کہ ہر ملک آزاد ہے اور وہ اپنے معاملات طے کرنے میں خود مختار ہے۔یوں نیشن اسٹیٹ کا تصور سامنے آتا ہے۔
لیکن اسلام ان تمام تصورات کی نفی کرتا ہے جو قومی،نسلی اور تعصب کی بنیاد پر ہوں۔اسلام پوری

دنیا کے مسلمانوں کو ایک جسم کی مانند جوڑتا ہے
اور انھیں ایک امت قرار دیتا ہے۔
"تم بہترین امت ہو جسے لوگوں کی بھلائی کے لیے
نکالا گیا ہے"
آل عمران 110.

یہی وہ وطن کا شرکیہ تصور ہے جس نے آج پوری
امت مسلمہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے قومی،نسلی
،لسانی اور جغرافیائی لحاظ سے کئی حصوں میں
تقسیم کر دیا ہے۔
علامہ اقبال اس تصور کی نفی کرتے ہوئے کہتے ہیں
ان تازہ خدائوں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن ہے اس کا وہ مذہب کا کفن ہے
اس کے برعکس بقول علامہ اقبال،اسلام کا تصور یہ
ہے کہ
اسلام تیرا دیس ہے تو مصطفوی ہے۔

2... تقسیم الحکم امر

اسلام میں الحکم یا امر شرعی اعتبار سے ایک صالح خلیفہ کے گرد گھومتا ہے۔مختلف معاملات میں مشورہ کے لیے صاحب الرائے افراد پر مشتمل شوریٰ تو ہوتی ہے مگر خلیفہ کے پاس اصل اختیارات ہوتے ہیں لیکن لبرل ڈیموکریسی کے اصول کے تحت اس کو تقسیم کر دیا گیا ہے۔لہذا الحکم کی حیثیت کی جگہ تثلیث حکم قائم کی گئی ہے اور ان تینوں کو خود مختار قرار دیا گیا ہے۔جس کو آج ہماری ریاست کے تین ستون کے نام سے جانا جاتا ہے۔

1 مقننہ

2 عدلیہ

3 انتظامیہ

اس خباثت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔

جب دین میں کوئی ایک چیز ٹوٹے گی تو لوگ بقیہ چیزوں پر قناعت کرلیں گے،یہاں تک کہ آخری چیز بھی ٹوٹ جائے گی۔پھر جو چیز سب سے پہلے ٹوٹے گی وہ الحکم ہوگی اور سب سے آخر میں ٹوٹنے

والی چیز نماز ہوگی
شعب الایمان جلد 4
حکومت اور مذہب کی علیحدگی ...3
نظام جمہوریت کی بنیادی عناصر میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ حکومت اور مذہب کا باہمی تعلق ختم کردیا جاتا ہے،یعنی مذہب کو ریاست اور اس کے قوانین ومعاملات میں کسی عمل دخل کی اجازت نہیں ہوتی اور جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جدا ہوا دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی
چنانچہ اس طرف اشارہ کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
اسلام کی چکی گردش میں ہے تو پھر جدھر قرآن کا رخ ہوا اس طرف تم بھی گھوم جائو۔ہوشیار رہو! قرآن اور اقتدار عنقریب الگ الگ ہو جائیں گے
خبردار قرآن کو نہ چھوڑنا۔
معجم طبرانی کبیر معاز بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

مذہبی مساوات ...4

اس طرح آزاد جمہوری نظام میں مذہبی مساوات بھی ہوتی ہے۔جس میں ہر مذہب کو اپنے اپنے مذہب کی تبلیغ واشاعت کی اجازت ہوتی ہے۔جبکہ اسلامی نظام حکومت میں سوائے اسلام کے ہر مذہب کو چار دیواری کے اندر اندر رہتے ہوئے اور اپنے لوگوں میں مذہب کی تبلیغ کی اجازت ہوتی ہے۔

اسلام اس کی ہرگز اجازت نہیں دے سکتا کہ مشرکانہ اور باطل عقائد ونظریات کی کھلم کھلا اجازت دی جائے اور لوگوں کو مرتد اور اسلام سے متنفر کردیا جائے۔جس کی مثال خود ہمارے ملک میں موجود ہے کہ عیسائی اور قادیانی مشنریز وغیرہ کے ذریعے سے ہر سال ہزاروں مسلمان اسلام کی نعمت عظمیٰ سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور مرتد ہو جاتے ہیں۔چنانچہ اس لحاظ سے بھی جمہوریت اسلام کی ضد ہے جن کا آپس میں دور دور تک کوئی تعلق اور تناسب نہیں۔

سیاسی مساوات ...5

جمہوری نظام حکومت میں منتخب عوامی نمائندوں کی اکثریت کی رائے کو ترجیح حاصل ہوتی ہے اور ان کی رائے کو قانون کا درجہ حاصل ہوتا ہے چاہے وہ شریعت کے مطابق ہو یا مخالف ہو اس سے کوئی بحث نہیں ہوتی۔

اسی طرح جمہوریت میں اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تعلیم سے ناواقف،عالم اور جاہل حتیٰ کہ مرد وعورت مسلم اور غیر مسلم کی حیثیت برابر اور انکی رائے اور ووٹ کا ایک ہی مقام اور درجہ ہوتا ہے۔

یہ بات نہ صرف خلاف اسلام بلکہ سراسر خلاف عقل و دانش ہے۔ہر شخص نہ تو ایک جیسی عقل و ذہانت کا مالک ہوتا اور نہ ہی ایک جیسی صلاحیت رکھتا ہے۔اسی لیے ان کی آرا اور نظریات میں بھی واضح فرق ہوتا ہے۔اسلام نے اس فرق کو نہ صرف تسلیم کیا ہے بلکہ واضح کردیا ہے کہ صاحب علم اور جاہل ہر گز برابر نہی ہو سکتے۔

فرمایا

آپ کہ دیجئے کہ کیا علم والے اور جاہل برابر ہو
سکتے ہیں۔بے شک اس میں اہل عقل کے لیے نصحیت
ہے۔
الزمر 9

دراصل حکومت اور ملکی نظام ونسق چلانے کے لیے
دیگر شعبہ ہائے زندگی کی نسبت زیادہ صلاحیت
اور استعداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ان پڑھ اور جاہل
عوام جنھیں سیاست کی ابجد سے بھی واقفیت
نہی ہوتی وہ نظام حکومت کو چلانے کے مستحق
کیسے قرار پا سکتے ہیں۔
لہذا وہ صحیح اور باصلاحیت افراد کو بھی بطور
نمائندہ منتخب کرنے سے قاصر ہیں۔یہی وجہ ہے کہ
سورت الاعراف آیت 116 کے اگلے حصے میں
انسانوں کی عظیم اکثریت کی ذہنی ناپختگی کو
قرآن مجید نے ان الفاظ میں واضح کیا!
وہ پیروی نہی کرتے مگر گمان کی اور وہ نہی لگاتے
مگر صرف تخمینے۔

بقول علامہ اقبال

اس راز کو ایک مرد فرنگی نے کیا فاش

ہر چند کہ دانا اسے کھولا نہی کرتے

جمہوریت ایک طرز حکومت ہے جس میں

بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

طالب دعا . عامر خان رضوی